

آہستہ سانس لے کہ خلاف ادب نہ ہو

اکل ہے انبیاء میں نبوت حضور کی
 آتی ہے پھول پھول سے نکلتی حضور کی
 غافل نہیں ہے چشم عنایت حضور کی
 جاری رہے گی رشد و ہدایت حضور کی
 صدیق جانتے ہیں صداقت حضور کی
 کام آتی ہر قدم پر حمایت حضور کی
 تفویض کر سکے جو محبت حضور کی
 عادت نہیں ہے ترک ہوتی حضور کی
 لے کر کہاں چلی ہے محبت حضور کی
 ہے کائنات دہر حکایت حضور کی
 ہے آئینہ کی طرح طبیعت حضور کی
 ہوتی اگر نصیب زیارت حضور کی
 دنیا کے دل میں کس کی حکومت؟ حضور کی
 آئین دے گئی ہے فراست حضور کی
 اللہ کا کرم ہے عنایت حضور کی
 جن کو ہوئی نصیب اطاعت حضور کی

افضل ہے رسائل میں رسالت حضور کی
 ہے ذرہ ذرہ ان کی سبحتی کا اک سراغ
 پہچان لیں گے آپ وہ اپنوں کو حشر میں
 آتے رہے تھے راہ نمائی کو انبیا
 آنکھیں نہ ہوں تو خاک نظر آئے آفتاب
 کہو ہے ہیں مشکلات جہاں نے کئی محاذ
 میری نظر میں مرشد کامل ہے وہ بشر
 جو ہو گئے ہیں آپ کے آپ ان کے ہو گئے
 انجم مثال نقش قدم جا بجا ملے
 ہیں ہوں زبان ماہ و ثریا سے آشنا
 آہستہ سانس لے کہ خلاف ادب نہ ہو
 آنکھوں کو اپنی پرتا رکھ رکھ کے آئینہ
 چشم طلب میں کس کا اجالا؟ حضور کا
 انسانیت کو ماننے والوں کے واسطے
 گزری ہے فلسی میں بڑی آبرو کے ساتھ
 منزل کی جستجو ہے تو ان کی طرف چلو

دانش میں خوف مرگ سے مطلق ہوں بے نیاز
 میں جانتا ہوں موت ہے سنت حضور کی

